مولانا محمد مغیرہ
(خطیب مسجد احرار، چناب نگر)

مرزا قادیانی

انگریزوں کا وفادار، سچا خیر خواہ اور خود کاشتہ پودا

مرزا غلام احمد قادیانی کی کتب اور قادیانیت کی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ قادیانیت کا دین اسلام سے کوئی تعلق نہیں، بلکہ یہ ایک سیاسی تحریک ہے، جس کی پشت پناہی بلکہ سرپرستی حکومت برطانیہ کرتی رہی ہے اور کرتی چلی آ رہی ہے۔ قادیانیت کا تعلق دین و مذہب سے تھا، نہ ہی اب ہے۔ البتہ ظاہراً مذہب کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے اور مذہب سے تعلق دکھا کر مذہبی عنوانات پر بحث وتمحیص کا مقصد صرف یہ ہے کہ مسلمانوں میں دین بے زاری اور مذہب بے زاری پیدا کی جائے، کیونکہ دین و مذہب ہی ہے جس نے مسلمانوں کو یہود و نصاریٰ کا دشمن ہونا بتایا ہے اور یہ بات حتمی ہے کہ جس مسلمان کا جتنا ہی دین و مذہب سے لگاؤ ہوگا اتنا ہی یہود و نصاریٰ سے وہ متنفر ہوگا۔ اسی مذہبی لگاؤ کو کمزور کرنے کی غرض سے قادیانیت دن رات اس کوشش میں ہے کہ مسلمانوں کا مذہبی تعلق کمزور ہو کہ ان کے آقا و ماویٰ و ملجا برطانیہ کی نفرت مسلمان کے دل سے نکلے۔

یہ صرف لفاظی ہی نہیں بلکہ حقیقت پر مبنی ہے مرزا قادیانی کی طرف سے جہاد کے حرام ہونے پر فتویٰ اور حکومت برطانیہ کی اطاعت کو اسلام کا حصہ بتانے سے لے کر ڈاکٹر عبدالسلام آنجہانی کے پاکستانی ایٹمی راز فاش کرنے اور اب تک کے قادیانی عزائم اس پر روز روشن کی طرح واضح ہیں۔ مزید قارئین کی تسلی کے لئے مرزا قادیانی کی اپنی کچھ تحریروں کا انتخاب پیش خدمت ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ ان تحریروں کا لفظ لفظ ہمارے اس مؤقف کی تائید کرتا نظر آئے گا کہ مرزا قادیانی حکومتِ برطانیہ کا پروردہ اور اس کے مفادات کی خاطر تگ و دو کرتا نظر آئے گا۔ مرزا قادیانی کا دعویٰ مجدّد ہو یا مہدویّت و مسیحیّت یا نبوت و رسالت اس کا مقصد صرف اور صرف حکومت برطانیہ کا مفاد ہے اور کچھ نہیں۔ تو لیجئے پڑھیئے ہم قادیانی عبارتوں کو من وعن باحوالہ بغیر تبصرہ پیش کر رہے ہیں۔ ان پر تبصرہ کی ضرورت ہی نہیں کہ تحریروں کا ہر جملہ اپنے مفہوم و مطلب میں واضح ہے۔

(۱) ''میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریز کی تائید اور حمایت میں گذرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب اور مصر اور شام اور کابل اور روم تک پہنچا دیا ہے۔ میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیر خواہ ہو جائیں اور مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل روایتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں پھر کیونکر ممکن تھا کہ میں اس سلطنت کا بدخواہ ہوتا یا کوئی ناجائز باغیانہ منصوبے اپنی جماعت میں پھیلاتا جبکہ میں بیس برس تک یہی تعلیم اطاعتِ

گورنمنٹ انگریزی کی دیتا رہا اور اپنے مریدوں میں یہی ہدایتیں جاری کرتا رہا تو کیونکر ممکن تھا کہ ان تمام ہدایتوں کے برخلاف کسی بغاوت کے منصوبے کی میں تعلیم کروں۔ حالانکہ میں جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے میری جماعت کی پناہ اس سلطنت کو بنا دیا ہے۔ یہ امن جو اس سلطنت کے زیر سایہ ہمیں حاصل ہے نہ یہ امن مکہ معظمہ میں مل سکتا ہے نہ مدینہ میں نہ سلطان روم کے پایۂ تخت قسطنطنیہ میں، پھر میں خود اپنے آرام کا دشمن بنوں اور اس سلطنت کے بارے میں کوئی باغیانہ منصوبہ دل میں مخفی رکھوں اور جو لوگ مسلمانوں میں سے ایسے بد خیال جہاد اور بغاوت کے دلوں میں مخفی رکھتے ہوں میں ان کو سخت نادان اور بدقسمت ظالم سمجھتا ہوں کیونکہ ہم اس بات کے گواہ ہیں کہ اسلام کی دوبارہ زندگی انگریزی سلطنت کے امن بخش سایہ سے پیدا ہوئی ہے۔'' (روحانی خزائن، جلد ۱۵ص ۱۵۵۔۱۵۶)

(۲) ''لیکن کسی عادل گورنمنٹ کے سایہ معدلت کے نیچے رہ کر جیسا کہ ہماری ملکہ معظّمہ قیصرہ ہند کی سلطنت ہے پھر اس کی نسبت بغاوت کا قصد رکھنا اس کا نام جہاد نہیں ہے اور یہ کہ ایک نہایت وحشیانہ اور جہالت سے بھرا ہوا خیال ہے۔ جس گورنمنٹ کے ذریعہ آزادی سے زندگی بسر ہو اور پورے طور پر امن حاصل ہو اور فرائض مذہبی کما حقہ ادا کر سکیں، اس کی نسبت بدنیتی کو عمل میں لانا ایک مجرمانہ حرکت ہے نہ جہاد، اسی لئے ۱۸۵۷ء میں مفسدہ پرداز لوگوں کی حرکت کو خدا نے پسند نہیں کیا اور آخر طرح طرح کے عذابوں میں وہ مبتلا ہوئے کیونکہ انہوں نے اپنی محسن اور مربی گورنمنٹ کا مقابلہ کیا۔ سو خدا تعالیٰ نے مجھے اس اصول پر قائم کیا ہے کہ محسن گورنمنٹ کی، جیسا کہ یہ گورنمنٹ برطانیہ ہے سچی اطاعت کی جائے اور سچی شکر گزاری کی جائے۔ سو میں اور میری جماعت اس اصول کے پابند ہیں۔ چنانچہ میں نے اس مسئلہ پر عمل درآمد کرانے کے لئے بہت سی کتابیں عربی اور فارسی اور اردو میں تالیف کیں اور ان میں تفصیل سے لکھا کہ کیونکر مسلمانان برٹش انڈیا اس گورنمنٹ برطانیہ کے نیچے آرام سے زندگی بسر کرتے ہیں اور کیونکر آزادگی سے اپنے مذہب کی تبلیغ کرنے پر قادر ہیں اور تمام فرائض مذہبی بے روک ٹوک بجالاتے ہیں پھر اس مبارک اور امن بخش گورنمنٹ کی نسبت کوئی خیال بھی جہاد کا دل میں لانا کس قدر ظلم اور بغاوت ہے یہ کتابیں ہزار ہا روپیہ کے خرچ سے طبع کرائی گئیں اور پھر اسلامی ممالک میں شائع کی گئیں اور میں جانتا ہوں کہ یقیناً ہزار ہا مسلمانوں پر ان کتابوں کا اثر پڑا ہے بالخصوص وہ جماعت جو میرے ساتھ تعلق بیعت و مریدی رکھتی ہے وہ ایک ایسی سچی مخلص اور خیر خواہ اس گورنمنٹ کی بن گئی ہے کہ میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ ان کی نظیر دوسرے مسلمانوں میں نہیں پائی جاتی۔ وہ گورنمنٹ کے لئے ایک وفادار فوج ہے جن کا ظاہر و باطن گورنمنٹ برطانیہ کی خیر خواہی سے بھرا ہوا ہے۔'' (روحانی خزائن، جلد ۱۲ص ۲۶۳۔۲۶۴)

(۳) ''جہاں تک میرے علم میں ہے میں یقین رکھتا ہوں کہ آج تک تیس ہزار کے قریب متفرق مقامات پنجاب اور ہندوستان کے لوگ اس فرقہ احمدیہ میں داخل ہو چکے ہیں اور جو لوگ ہر قسم کے بدعات اور شرک سے بیزار ہیں اور دل میں یہ فیصلہ بھی کر لیتے ہیں کہ ہم اپنی گورنمنٹ برطانیہ سے منافقانہ زندگی کرنا نہیں چاہتے اور صلح کاری اور بردباری کی فطرت رکھتے ہیں۔''

(خزائن، جلد ۱۵ص ۵۲۶)

(۴) ''چودھویں صدی کے سر پر مجھے مامور کرنا اسی حکمت کے لئے تھا تا اسرائیلی مسیح اور محمدی مسیح۔ اس فاصلہ کے

روسے جوان میں اوران کے مورث اعلیٰ میں ہے باہم مشابہ ہوں اور مجھے خدا نے قریش میں سے بھی پیدا نہیں کیا تا پہلے مسیح سے یہ مشابہت بھی حاصل ہوجائے کیونکہ وہ بھی بنی اسرائیل میں سے نہیں اور تلوار کے ساتھ بھی ظاہر نہیں ہوااور میری بادشاہت آسمانی ہے اور یہ بھی اس لئے ہوا کہ تاوہ مشابہت قائم رہے اور میں انگریزی سلطنت کے ماتحت مبعوث کیا گیا۔'' (خزائن' جلد۱۵ص۵۲۴)

۵)''اور میں کہہ سکتا ہوں کہ میں اس گورنمنٹ کے لئے بطور ایک تعویذ کے ہوں اور بطور ایک پناہ کے ہوں جو آفتوں سے بچاوے اور خدا نے مجھے بشارت دی اور کہا کہ خدا ایسا نہیں کہ ان کو دکھ پہنچاوے اور تو ان میں ہو پس اس گورنمنٹ کی خیرخواہی اور مدد میں کوئی دوسرا میری نظیر اور مثیل نہیں اور عنقریب یہ گورنمنٹ جان لے گی' اگر مردم شناسی کا اس میں مادہ ہے۔''

(خزائن' جلد۸ص۴۵)

(۶)''التماس ہے کہ سرکار دولت مدار' ایسے خاندان کی نسبت جس کو پچاس برس کے متواتر تجربہ سے ایک وفادار جانثار خاندان ثابت کر چکی ہے اور جس کی نسبت گورنمنٹ عالیہ کے معزز حکام نے ہمیشہ مستحکم رائے سے چٹھیات میں یہ گواہی دی ہے کہ وہ قدیم سے سرکار انگریزی کے پکے خیرخواہ اور خدمت گزار ہیں اس خود کاشتہ پودہ کی نسبت نہایت حزم اور احتیاط اور تحقیق اور توجہ سے کام لے اور اپنے ماتحت حکام کو اشارہ ہوجائے کہ وہ بھی اس خاندان کی ثابت شدہ وفاداری اور اخلاص کا لحاظ رکھ کر مجھے اور میری جماعت کو ایک خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں۔ ہمارے خاندان نے سرکار انگریزی کی راہ میں اپنے خون بہانے اور جان دینے سے فرق نہیں کیا اور نہ اب فرق ہے۔'' (خزائن' جلد۱۳ص۳۵۰)

(۷)''اور میں ایک شخص امن دوست ہوں اور اطاعت گورنمنٹ اور ہمدردی بندگان خدا میرا اصول ہے اور یہ وہی اصول ہے جو میرے مریدوں کی شرائط بیعت میں داخل ہے۔'' (خزائن' جلد۱۳ص۱۰)

(۸)''پھر میں اپنے والد اور بھائی کی وفات کے بعد ایک گوشہ نشین آدمی تھا۔ تاہم سترہ برس سے سرکار انگریزی کی امداد اور تائید میں اپنی قلم سے کام لیتا ہوں اس سترہ برس کی مدت میں جس قدر میں نے کتابیں تالیف کیں۔ ان سب میں سرکار انگریزی کی اطاعت اور ہمدردی کے لئے لوگوں کو ترغیب دی اور جہاد کی ممانعت کے بارے میں نہایت مؤثر تقریریں لکھیں اور پھر میں نے قرین مصلحت سمجھ کر اس امر ممانعت جہاد کو عام ملکوں میں پھیلانے کے لئے عربی اور فارسی میں کتابیں تالیف کیں' جن کی چھپوائی اور اشاعت پر ہزار ہا روپیہ خرچ ہوئے اور وہ تمام کتابیں عرب اور بلاد شام اور روم اور مصر اور بغداد اور افغانستان میں شائع کی گئیں۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ کسی نہ کسی وقت ان کا اثر ہوگا۔'' (خزائن' جلد۱۳ص۷۔۸)

(۹)''سو میرا مذہب جس کو میں بار بار ظاہر کرتا ہوں' یہی ہے کہ اسلام کے دو حصے ہیں۔ ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی اطاعت کریں۔ دوسرے اس سلطنت کی جس نے امن قائم کیا ہو' جس نے ظالموں کے ہاتھ سے اپنے سایہ میں ہمیں پناہ دی ہو' سو وہ سلطنت حکومت برطانیہ ہے۔'' (خزائن' جلد۶ص۳۸۰)